بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جلسہ طاعون کی کاروائی

اگرچہ عید پیر کے دن ہوئی مگر اس جلسہ کے لئے اکثر اصحاب ہفتہ کے دن آگئے تھے اور اتوار کے دن تیسرے پہر تک تو ایک گروہ کثیر ہوگیا تھا اور پشاور سے لیکر لدھیانہ تک کے اکثر اصحاب جمع ہوگئے تھے اور بباعث شدت گرمی اور کمی گنجائش وقت بہت سے احباب جو دور کے رہنے والے اور تعلقات ملازمت سرکاری رکھتے تھے وہ اس جلسہ میں شامل نہیں ہو سکے تاہم معزز مہمانوں کی ایک جماعت کثیر ہوگئی تھی جو دو سو آدمی کے قریب تھے۔ اول اتوار کے دن ہمارے مکرم معظم مولوی حکیم نورالدین صاحب نے مجمع حاضرین میں نبوت کے مسئلہ پر نہایت لطیف تقریر کی اور دلائل عقلیہ حکمیہ سے ثابت کیا کہ کیسے انسانوں کو اپنے نفوس کی تکمیل کے لئے نبوت اور الہام اور وحی کی ضرورت رہی ہے اور صرف معمولی زندگی کے انسان جنکے ساتھ خدا کی تائید نہیں تھی اس ضرورت کو محض اپنی **خشک لفاظی** سے پورا نہ کر سکے اور اُس یقین تک لوگوں کو پہنچا نہ سکے جو خیالات میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرکے اسی عالم میں حقیقی نجات کے دروازے انسان پر کھولتا ہے اور قدیم تجربہ نے ثابت کردیا ہے کہ انسان کو سفلی الائشوں سے پاک ہونے کے لئے ضرور خدا کی وحی اور آسمانی نشانوں کی ضرورت ہے۔
پھر پیر کے دن عید کی نماز پر ایک بڑا مجمع مسلمانوں کا ہوا جنمیں وہ تمام معزز مہمان تھے جو دور دور سے اسی جلسہ کے لئے قادیاں میں آئے تھے جنکے نام اس پرچہ کے اخیر میں درج کئے گئے ہیں۔ آجکے دن یعنے عید کو یہ کاروائی ہوئی کہ اوّل یہ تجویز قرار پائی کہ تمام لوگ نماز کرلئے اُس درخت بڑ کے سایہ کے نیچے جمع ہوں جو قادیاں سے شرقی طرف دروازہ قصبہ سے قریباً ستر قدم کے فاصلہ پر ہے۔ یہ ایک بڑا سایہ دار درخت ہے جسکے خوشنما سایہ کے نیچے ہزار آدمی کے قریب بیٹھ سکتا ہے اور پانسو آدمی نماز پڑھ سکتا ہے۔ غرض نو بجنے سے پہلے اس درخت کے نیچے تمام لوگ جمع ہوگئے اور باوجود اسقدر اجتماع اور انبوہ کے جس سے ایک وسیع میدان جو زیر سایہ درخت مذکور تھا پر ہوگیا تھا پھر بھی بباعث راحت بخش

سایہ کے ہر ایک شخص بڑے آرام اور خوشی سے بیٹھا ہوا تھا۔ اور جب تمام مسلمان حاضر ہو چکے تو ہمارے دوست مکرم مولوی عبدالکریم صاحب نے نماز عید پڑھائی اور نماز کی آخری رکعت کے رکوع کے بعد طاعون کے دفع ہونے کے لئے بہت سی دعائیں کیں۔ اور حاضرین نے نہایت رقت اور خشوع اور خضوع سے آمین کہی اور یہ دعائیں نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ تمام بنی نوع کے لئے یہانتک کہ دوسرے جانداروں کو بھی اسمیں شامل کیا اُسوقت عجیب دونکی کیفیت تھی کہ اس عام ہمدردی کی دعاؤں پر نظر کرکے دین اسلام کی عظمت اپنا ایک نورانی چہرہ دکھا رہی تھی کہ کسطرح خدا نے مسلمانوں کو عام ہمدردی کی تعلیم دی ہے اور یہ ایک عجیب بات تھی کہ سورہ فاتحہ جو اصل اور مبدء نماز کا ہے اسمیں طاعون سے پناہ مانگنے کا ذکر ہے کیونکہ آیت غیر المغضوب علیہم کے یہی معنے بیان کئے گئے ہیں کہ جن لوگوں پر ایک زمانہ میں غضب الٰہی نازل ہوا تھا وہ اکثر یہی تھا کہ ان میں کئی دفعہ طاعون پھوٹی تھی۔ غرض اس طرح پر نہایت دردناک دعاؤں کے ساتھ نماز ختم ہوئی۔ پھر اُس تقریر کا وقت آیا جو نماز پڑھنے کے بعد کھڑے ہوکر کیجاتی ہے جیساکہ سنت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ اُس تقریر کے لئے ہمارے پیر و مرشد جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیاں کھڑے ہوئے۔ آپنے ایک لمبی تقریر کے پیرایہ میں طاعون کے بارہمیں ہماری **گورنمنٹ محسنہ** کے مقاصد کی بڑی تائید کی اور فرمایا کہ "ہمیں اُن لوگوںکی جہالت اور نادانی پر بڑا ہی افسوس ہے جو گورنمنٹ کی تجاویز اور ہدایات پیش کردہ کو شکر کیساتھ قبول نہیں کرتے"۔ اور جہانتک الفاظ ملتے تھے اس بات پر بہت ہی زور دیا کہ گورنمنٹ انگریزیہ کی ہدایات کی بدل و جان اطاعت کرنی چاہئے اور فرمایا کہ "یہ اطاعت صرف اپنے طور سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہمپر اُس بادشاہ کی اطاعت فرض کرتا ہے جسکے ہم زیر سایہ ہوں جیساکہ وہ فرماتا ہے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم"۔ اور اس آیت کی یہ تفسیر فرمائی کہ "جو سلطنت ہمیں ہمارے دین کیموافق کرنے کی حکم کرتی ہے جیساکہ سلطنت برطانیہ وہ اسلامی سلطنت کے رنگ میں اور منکم کے لفظ میں داخل ہے"۔ پھر فرمایا کہ "جو کچھ گورنمنٹ نے اسبارہمیں ہدایات شایع کی ہیں اسمیں رعایا کی ایک ایسی سچی خیرخواہی ہے جو ہمدردی سے مشابہ ہے اور یہ تمام ہدایتیں اُن طبی قواعد کے بھی بالکل مطابق ہیں جنمیں ہر ایک عقلمند اپنی اور اپنے ملک کی بہبودی کا یقین رکھتا ہے"۔ اور یہ بھی فرمایا کہ "یہ نہایت درجہ کا ظلم اور

سخت گناہ اور ناشکر گذاری ہے کہ گورنمنٹ تو تمہارے لئے اور تمہاری عافیت اور صحت کے لئے لکھوکہا روپیہ انتظام دفع طاعون کی تدابیر میں خرچ کرے اور بہت سا حصہ اپنے افسروں اور دیگر ملازموں کا اس کام میں لگادے تا تم کسی طرح اس بلا سے بچو۔ اور تم بجائے شکر کے شکایت کرو یہ کیسا کفران نعمت اور گنہ کی بات ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ گورنمنٹ کی ہدایتوں میں سے ایک ضروری ہدایت یہ بھی ہے کہ جس گھر میں کوئی واردات طاعون ہوجائے وہ لوگ اور ایسا ہی اُنکے ہمسائے جہانتک مناسب ہو اس گھر سے باہر کئے جائیں اور بیماروں کو کسی پُر فضا میدان میں الگ رکھا جائے اور تندرستوں کو الگ۔ لیکن یاد رہے اور خوب یاد رہے کہ یہ ہدایت سراسر طبی قواعد کے مطابق ہے۔ بوعلی سینا جو ایک بڑا طبیب اسلام میں گذرا ہے اُسنے بھی یہی ہدایتیں لکھی ہیں اور خود انسان اضطراراً ان ہدایتوں پر عمل کرنے کے لئے مجبور ہوتا ہے اور ہونا پڑتا ہے کیونکہ جس گھر میں چند وارداتیں ہوجائیں اور چند موت کے وقوعے مشاہدہ ہوں تو پھر ایسے ڈرانے والے گھر میں کون رہ سکتا ہے۔ اور ہماری گورنمنٹ اس سے بے خبر نہیں ہے کہ کسقدر یہ ملک امور پردہ داری کا پابند ہے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ گورنمنٹ ان باتوں کا بہت ہی لحاظ رکھے گی مگر تاہم یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جس طرز اور جس حد تک عوام نے اسلامی پردہ داری کو سمجھا ہے درحقیقت اس حد تک اسلامی شریعت کا منشاء نہیں ہے۔ بیماری کے وقت کسی طبیب کو نبض دکھلانا حرام نہیں ہے۔ ضرورت کیوقت اجنبی کو اُسکے سوال کا جواب دینا ممنوعات میں داخل نہیں۔ ایسا ہی ضرورت اور مجبوری کے وقت نیکبخت بیبیوں کا اپنے گھر سے برقع یا چادر کے پردہ کے ساتھ باہر نکلنا کچھ گناہ کی بات نہیں۔ علاوہ اسکے شریعت اسلام کا بھی یہی حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **ولا تلقوا بایدکم الی التھلکہ** یعنے تم دانستہ اپنے ہاتھوں سے ہلاکت کی راہوں کو مت اختیار کرو سو جس گھر میں وبا پھوٹے اور ایک دو موتیں ہونے لگیں انہیں قیدیوں کی طرح پڑے رہنا یہ بھی دراصل آپ ہلاکت کی راہ اختیار کرنا ہے۔ اور طبری کی تاریخ میں جسکی تالیف کو بھی ہزار برس ہوگیا ہے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیوقت میں بلاد شام میں طاعون پھوٹی اور اسلام کا لشکر اُس مقام سے قریب تھا جہاں طاعون کا بہت زور تھا اسلئے انہیں بھی طاعون کی وارداتیں شروع ہوگئیں اور دس کے قریب اس لشکر میں سے فوت ہوگئے اور سپہ سالار لشکر بھی اسی مرض میں مبتلا ہوکر فوت

ہوگیا اور اسکی بیوی بھی اسی سے فوت ہوگئی اور وہ لشکر ان دنوں میں پہاڑ کی ایک نشیب کی جگہ میں فروکش تھا جہاں اچھی طرح ہوا نہیں آتی تھی - جب یہ خبر خلیفہ وقت عمر رضی اللہ عنہ کو پہونچی تو انھوں نے فی الفور اس لشکر کو اس جگہ سے اٹھادیا اور پہاڑ کی ایک اونچی جگہ انکے لئے تجویز کیگئی جو غالباً اُس جگہ سے دو میل کے فاصلہ پر تھی اور معاً اس تدبیر سے طاعون رفع ہوگئی اور پھر اسلامی لشکر میں کوئی واردات طاعون نہ ہوئی"۔ اور پھر مرزا صاحب نے فرمایا کہ اب سوچ لینا چاہیے کہ سرکار انگریزی کی یہ ہدایت کہ کسی واردات کے وقت گھر خالی کردیا جائے کوئی نئی ہدایت نہیں ہے بلکہ یہ وہی ہدایت ہو جسپر حضرت عمر فاروق جیسے خلیفہ اعظم پابند ہوئے لہذا مسلمانوں کو خوشی سے ان ہدایتوں کو قبول کرنا چاہیے کیونکہ یہ ہدایتیں انکے دینی احکام کے سراسر موافق ہیں"۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ اب ایسا وقت ہو جسمیں مناسب ہو کہ ہماری جماعت سرکار انگریزی کے منشاء کی پوری اطاعت کرکے اپنی نیک نہادی اور نیک چلنی کا ثبوت دیں اور نہ صرف یہی کریں کہ آپ اُن ہدایتوں کے پابند ہوں بلکہ بڑی سرگرمی سے اوروں کو بھی سمجھادیں اور نادانوں کی بدگمانیاں اور بدخیال دور کریں"۔ اسکے بعد انھوں نے یہ بھی کہا کہ بعض نادانوں کا یہ خیال ہے کہ ڈاکٹر لوگ بیماروں کو زہر دیتے ہیں مگر ایسا خیال کرنا نہایت قابل شرم طریق ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ چونکہ یہ مرض امراض حادہ میں سے اور ایک مہلک بیماری ہے جو غالباً چوبیس ۲۴ گھنٹہ میں ہلاک کرسکتی ہے اسلئے کبھی یہ اتفاق ہوجاتا ہے کہ مرض طاعون کا بیمار مثلاً ۲۰ بیس گھنٹہ تک اپنے گھر میں پڑا رہتا ہے اور بیمار دار لوگ کبھی غفلت سے اور کبھی عمداً بیمار کو پوشیدہ رکھتے ہیں اور پھر جسوقت ڈاکٹر کو اطلاع ملتی ہے تو اُسوقت شاید گھنٹہ یا دو گھنٹہ بیمار کی زندگی میں سے باقی ہوتے ہیں سو شفاخانہ تک پہونچتے ہی اُسکی زندگی کا خاتمہ ہوجاتا ہے اور بیمار مرجاتا ہے جس سے عوام کو وہم گذرتا ہے کہ ڈاکٹر نے ہی مار دیا ہوگا ورنہ اسقدر جلدی کیوں مرگیا۔ مگر اُن نادانوں کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ بیسے وقت ہیں جو کسیقدر علاج کے قابل تھا پوشیدہ گھر میں رکھا گیا اور جب ڈاکٹر کے قبضہ میں آیا تب خود وقت اجل بھی ساتھ ہی پہونچ گیا تھا اور اگر کسی ڈاکٹر کی غفلت یا بدروشی ہو بھی تو گورنمنٹ اسکو بے سزا کب چھوڑتی ہے ہر ایک کو گورنمنٹ کا منصفانہ قانون سوجھتا ہے پس تو قبول نہیں کرسکتا کہ کوئی شریف اور دانا عمداً انسان کی جان پر حملہ کرسکے - یہ ایسے بدظنی اور ضرر رسان خیال ہیں جو جلد تر انکو قوم کے دلوں سے دور کرنا چاہیے - یاد رکھو کہ ایسا ہونا ممکن ہی نہیں - اور مرزا صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ ایسی بیماریاں جنکے ساتھ ہی کئی قسم کی بیقراریاں شروع ہوجاتی ہیں اور جان اور مال اور ننگ و ناموس

کا ڈر پڑ جاتا ہے درحقیقت اصل سبب ان کا شامت اعمال ہے - کوئی شخص اس بات کو باور کرے
یا نہ کرے مگر یہ تمام موذی اسباب خدا تعالیٰ کے ارادہ سے ہی پیدا ہوتے ہیں اور بدقسمتی سے لوگ
ایک طرف تو خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں اور دوسری طرف اپنی گورنمنٹ محسنہ کی ناحق کی شکایت
کرکے دوہرے طور پر گنہگار ہوتے ہیں گورنمنٹ کا انہیں کیا گناہ ہے کیا گورنمنٹ نے طاعون پیدا
کی ہے؟ طاعون دنیا کی شامت اعمال سے آئی اور ناچار گورنمنٹ کو بھی اپنی رعایا کی تکالیف
میں شریک ہونا پڑا اور اپنی دور اندیشی اور ہمدردی رعایا کی وجہ سے بڑی تشویش اٹھانی پڑی" اور
پھر مرزا صاحب نے اسی ذکر کی تقریب میں فرمایا کہ جسقدر گورنمنٹ عالیہ کو اس بیماری کے دفع کرنے
کے لئے اپنی رعایا کی غمخواری میں فکر اور تشویش ہے میں یقین کرتا ہوں کہ یہ فکر خود رعایا کو
بھی نہیں میں جانتا ہوں کہ گورنمنٹ کے دردمند افسر اس غم میں اپنے پر نیند حرام کئے ہوئے ہیں
وہ دل سے جان سے کوشش کر رہے ہیں کہ تا یہ بلا کسی طرح ملک سے نکلے لیکن رعایا کو اسقدر
غم ہرگز نہیں اس کا سبب یہی ہے کہ وہ نہیں جانتے کہ طاعون کسقدر خطرناک بیماری ہے
جس کا دورہ ساٹھ سال تک رہ سکتا ہے اور جو ایک دن میں ہی بچوں کو یتیم اور عورتوں
کو بیوہ اور دوستوں کو دوستوں سے جدا کر دیتی ہے لیکن چونکہ ہماری گورنمنٹ اس خطرناک
بیماری پر خوب اطلاع رکھتی ہے اور جانتی ہے کہ جہاں یہ بیماری زور پکڑتی ہے اور اپنے
پیر جماتی ہے تو شہروں کو قبرستان اور آباد ملکوں کو جنگل بنا دیتی ہے اسلئے یہ گورنمنٹ رعایا کو
بچانے کے لئے لکھوکہا روپیہ خرچ کر رہی ہے اور اپنے دل کو سخت غم اور تشویش میں ڈال
رہی ہے مگر چاہیئے کہ لوگ اس نازک وقت میں خدا تعالیٰ کی طرف بھی متوجہ ہوں اور
ظلم اور خیانت اور طرح طرح کے نالائق کاموں سے باز آجائیں کیونکہ جبتک اللہ تعالیٰ راضی
نہ ہو تب تک کوئی تدبیر پیش نہیں جاتی - خدا کا راضی کرنا تمام تدابیر کی جڑ ہے" اور یہ بھی
کہا کہ "کچھ شک نہیں کہ اس مرض کے پھیلنے میں عفونت کو بہت کچھ دخل ہے ردی غذاؤں
سے عفونت اور عفونت سے سمیت اور سمیت سے طاعون کا مادہ طیار ہوتا ہے اسلئے عفونت
سے بچنا ضروری ہے اور مکانوں کی عفونت وہی کام کرتی ہے جو غذاؤں کی عفونت کرتی ہے
ایسا ہی لباس کی عفونت بھی اس مرض کی مد ہے اسلئے ہر ایک پہلو کی عفونت سے بچو"
اور یہہ بھی فرمایا کہ حال کی ڈاکٹری تحقیق نے اس بیماری کی جڑ کیڑے ثابت کئے ہیں جو زمین
میں پیدا ہوتے اور پہلے پہلے اپنا اثر چوہوں پر کرتے ہیں اور پھر زمین میں منتشر ہو کر انسان پر
حملہ کرتے اور پیروں کی راہ سے خون میں داخل ہوتے ہیں لیکن تم نہ اُن کیڑوں کو دیکھ

سکتے نہ پہچان سکتے ہو اسلئے سو طریق خود حفاظتی کا تمہارے لئے یہی ہے کہ کوئی عفونت کا مادہ اپنے گھر میں اپنے لباس میں اپنی بدرو میں ٹھہرنے نہ دو - چاہیئے کہ مُر مکی جدوار کی گولیاں بنا کر جو ایک رتی سے چھ سات رتی تک مختلف وزن کی گولیاں ہوں بلحاظ عمر اور سن چھوٹے بڑے سب کھایا کریں مگر مناسب ہے کہ دہی کی چھاچھ کے ساتھ انکو کھاویں اور بچے بھی کھاویں اور جوان بھی اور بوڑھے بھی اور ایک وقت چند قطرے سپرٹ کیمفر کے بھی استعمال کیا کریں - یہ علاج بطور حفظ ما تقدم ہے" - اور یہہ بھی فرمایا کہ ایک اور دوا ہم طیار کر رہے ہیں جو انشاء اللہ بہت مفید ہوگی اور فرمایا کہ اس دوا کی طیاری کیلئے شیخ رحمت اللہ صاحب نے جو اس عاجز سے ہیں دو سو روپیہ اپنی پاس سے دیا ہے اور دوست بھی حتی المقدور اسمیں مدد دیں - یہہ بہت سی تریاقی دواؤں کا ایک مرکب ہے - پھر فرمایا کہ "یہ تمام حیلے ہیں آفات سے بچانا خدا کا کام ہے اور اُسکی مرضی پر موقوف ہے - وہ فرماتا ہے ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتّے یغیّروا ما بانفسہم یعنے اللہ تعالیٰ انسانوں کی کسی حالت کو بدلاتا نہیں جبتک وہ اپنے دلونکی حالت کو نہ بدلاویں - سو ہوشیار ہو جاؤ کہ سخت امتحان کا وقت ہے - ایک وہ زمانہ تھا کہ خدا تھا اور کوئی نہ تھا اور پھر ایک ایسا زمانہ آنیوالا ہے کہ خدا ہوگا اور اسکے ساتھ اور کوئی نہ ہوگا - سو تم اُس زمانہ سے ڈرو کہ ایسے وقت میں ظاہر نہ ہو کہ جب تم خواب غفلت میں پڑے ہو - ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ میں یہ بھی ہے کہ دنیا کا خاتمہ آخر طاعون سے ہی ہوگا - سو ڈرنا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ خاتمہ کے دن نزدیک ہوں - نیک عمل کرو نیک چلن بجاؤ اور خدا کو یاد کرو" - یہ تقریر تھی جو بطور خلاصہ اسجگہ لکھی گئی - پھر بعد اسکے نہایت تضرع سے دعا کیگئی اور تمام جماعت نے آمین کہی اور پھر جلسہ برخاست ہوا -

یہہ بھی تجویز ہوا کہ بجگہ قادیاں میں ایک شفاخانہ کھولا جائے اور اس جماعت کے سند یافتہ ڈاکٹروں میں سے ایک ڈاکٹر صاحب نوبت بنوبت بحصول رخصت چند ماہ تک قادیاں میں رہا کریں اور اپنی جماعت کے اور نیز غربا کے لئے جو اس قصبہ یا دیہات قرب وجوار میں ہوں مفت دوا تقسیم ہو - اور تجویز ہوا کہ طاعون کے دنوں تک یہ شفاخانہ کھلا رہے اور نیز یہ بھی تجویز ہوا کہ قادیاں کے گوشہ جنوب مشرق میں جو مرزا صاحب کے باغ ہیں یہ شفاخانہ ہونا چاہیئے تا بیماروں کا اجتماع قصبہ سے الگ ہو - حاضرین جلسہ اگرچہ چار سو کے قریب تھے یا کچھ زیادہ مگر جنکے نام اُس وقت قلمبند ہوسکے وہ ذیل میں لکھے جاتے ہیں - فقط

۴ ماہ مئی ۱۸۹۸ء

الراقم شیخ رحمت اللہ تاجر بمبئی ہوس لاہور - از قادیاں

نوٹ - ایک اور خوشخبری ناظرین کو دیتا ہوں کہ اس جلسہ میں یہ بھی تجویز ہوئی ہے کہ وہ مبارک اور سریع الاثر دوا جس کا نام مرہم عیسیٰ ہے اس موقعہ پر طیار کیجائے - یہ ایک جلیل الشان مرہم ہے جس کا تذکرہ جالینوس کے بعد تمام حاذق طبیبوں کی تالیفات میں پایا جاتا ہے اور تمام اطبا حاذقین کیا عیسائی اور کیا یہودی اور کیا اہل اسلام سب اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ یہ مرہم ہر ایک قسم طاعون کیلئے نہایت ہی مفید ہے اور شیخ الرئیس بوعلی سینا بھی اسکی تعریف بہت کرتا ہے اور تعجب کہ باوجود اس بغض کے جو یہودیوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہے یہودی طبیب بھی اس مرہم کو جا بجا اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں - غرض قریباً طب کی ہزار کتاب میں اس مرہم مبارک کا ذکر ہے اور تمام فاضل اطبا اس مرہم کا اصل اسطرح اپنی کتابوں میں بیان کرتے ہیں کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے طیار کیگئی تھی یعنے اسوقت کہ جب انکو نالائق یہودیوں نے صلیب پر چڑھا دیا تب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے آپ صلیب سے بحالت زندگی نجات پائی اور صرف صلیب کے صدمہ سے زخم ہاتھوں اور پیروں پر آ گئے تب

مفتی محمد صادق صاحب کلرک	لاہور	حکیم محمد زمان صاحب مدرس	اورنگ آباد	منشی ظفر احمد صاحب اپیل نویس	کپورتھلہ
شیخ عبداللہ صاحب پٹواری	سنور	منشی عبدالرحمن صاحب اہلکار	کپورتھلہ	منشی فیاض علی صاحب اہلکار	کپورتھلہ
مرزا خدا بخش صاحب تحصیلدار	مالیر کوٹلہ	سید حامد شاہ صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ضلع	سیالکوٹ	میاں سراج الدین صاحب ٹھیکیدار	لاہور
مستری کرم دین صاحب	ملتان	منشی حبیب الرحمن صاحب رئیس حاجی پور ریاست	کپورتھلہ	شیخ عبدالرشید صاحب	لاہور
محمد فیروز الدین صاحب سابق نائب تحصیلدار	لاہور	میاں جمال الدین صاحب	ملتان	حکیم محمد حسین صاحب	لاہور
راجہ عطا محمد خان صاحب رئیس اعظم یاڑی پورہ	کشمیر	حافظ محمد بخش صاحب	بھیرہ	صوفی عبدالرحیم صاحب	مالیر کوٹلہ
مولوی غلام محی الدین صاحب ملازم ریزیڈنسی	جموں	صوفی محمد علی صاحب کلرک	لاہور	مولوی عنایت اللہ صاحب مدرس	ضلع گوجرانوالہ
میاں محمد صاحب	خوشاب	حکیم فضل الٰہی صاحب	لاہور	حکیم نور محمد صاحب مالک شفاخانہ نوری	لاہور
مولوی محمود حسن خاں صاحب	پٹیالہ	خواجہ جمال الدین صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر	جموں	ڈاکٹر محبوب عالم صاحب	لاہور
خلیفہ نور الدین صاحب تاجر کتب	جموں	شیخ مولا بخش صاحب مالک کارخانہ بوٹ	سیالکوٹ	منشی کرم الٰہی صاحب ریکارڈ کلرک	پٹیالہ
گلاب خان صاحب سب اوورسیر	راولپنڈی	منشی عبدالعزیز صاحب ٹیلر ماسٹر	سیالکوٹ	شیخ غلام نبی صاحب تاجر	راولپنڈی
مولوی نواب الدین صاحب مدرس	دینا نگر	حافظ نور محمد صاحب نوکر سپاہی پلٹن	پٹیالہ	مستری شہاب الدین صاحب	جموں
مستری محمد بخش صاحب	جموں	چودھری محمد جان صاحب	سیالکوٹ	چودھری محمد سلطان صاحب میونسپل کمشنر	سیالکوٹ
مستری حسن دین صاحب	راولپنڈی	میاں اللہ دتا صاحب تاجر	جموں	مولوی برہان الدین صاحب	جہلم
مولوی ولی اللہ صاحب	ضلع ہزارہ	محمد اکبر خاں صاحب	سنور	اکبر خان صاحب	پٹیالہ
مستری قطب الدین صاحب تاجر	امرتسر	الٰہی بخش صاحب باورچی	جہلم	ملک شادی صاحب سبزی فروش	لاہور
سید محمد شاہ صاحب	ملتان	حافظ محمد عیسیٰ طالب علم	بھیرہ	میاں اللہ دتا صاحب	دینا نگر
میاں محمد سلیمان صاحب	جھنگ	میاں جعفر صاحب	جموں	شیر خان صاحب	سیالکوٹ
حافظ محمد حسین صاحب ڈنگوی	لاہور	گل حسن صاحب کلرک	لاہور	قاضی غلام حسین صاحب کلرک	لاہور
خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی	پشاور	مولوی محمد علی صاحب ایم اے	لاہور	راجہ عبداللہ خان صاحب رئیس	ہریانہ
منشی غلام محمد صاحب کلرک	لاہور	میاں محمد شریف صاحب	لاہور	صاحبزادہ افتخار احمد صاحب	لودیانہ
منشی نبی بخش صاحب کلرک	لاہور	سید عنایت علی صاحب	مالیر کوٹلہ	میاں عبدالحکیم صاحب لائبریرین	کوئٹہ
مولوی عظیم اللہ صاحب	نابھہ	میاں چراغ دین صاحب رئیس	لاہور	چودھری حاکم علی صاحب	ضلع گجرات
بابو غلام رسول صاحب	بھیرہ	عبدالرحیم صاحب	سنور	میاں غلام محی الدین صاحب	لاہور
شیخ عبدالمجید صاحب	لاہور	میاں محمد سعید صاحب	لاہور	مرزا افضل بیگ صاحب	قصور
مولوی فضل دین صاحب	خوشاب	شیخ نور احمد صاحب مالک مطبع	امرتسر	مولوی عبداللہ صاحب یاڑی پورہ	کشمیر
سید علی نقی صاحب منشی فاضل	دھرسول	غلام حیدر خاں صاحب یاڑی پورہ	کشمیر	قاضی خواجہ علی صاحب ٹھیکہ دار	لدھیانہ
میاں احمد دین صاحب	گجرات	مولوی محمد یوسف صاحب مدرس	پٹیالہ	میاں گوہر دین صاحب	راولپنڈی
مولوی عبداللہ خان صاحب مدرس کالج	پٹیالہ	امیر الدین صاحب	گجرات	شیخ محمد صدیق صاحب	سنور
صوفی نذیر محمد صاحب مجذوب	سیالکوٹ	عبداللہ صاحب	رر	منشی عبدالعزیز صاحب	لاہور

48

مولوی غلام حسین صاحب امام مسجد گنٹی لاہور

مستری قطب الدین صاحب بھیرہ

میاں مہر دین صاحب خانساماں لاروکی

میاں اللہ رکھا صاحب بٹالہ

فضل الہی صاحب احمد آباد

شیخ مولا بخش صاحب تاجر چرم ڈنگہ

خلیفہ رجب دین صاحب تاجر لاہور

مرزا نیاز بیگ صاحب رئیس کلانور

میاں نظام قیوم صاحب لودیانہ

میاں امیر بخش صاحب کھوگر امرتسر

اللہ دتا صاحب ضلع ملتان

میاں الہی بخش صاحب جلد بند مالیر کوٹلہ

میاں حامد علی صاحب زمیندار تھہ غلام نبی

میاں حکم الدین صاحب سری گوبند پور

منشی عبد العزیز صاحب پٹواری سیکھواں

حافظ احمد اللہ خان صاحب مدرس قادیان

مفتی فضل الرحمن صاحب مدرس "

میر محمد اسمعیل صاحب "

شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم "

میاں کرم علی صاحب مہتمم مطبع ضیاء الاسلام "

صاحبزادہ منظور محمد صاحب کاتب "

شیخ عبد الرحیم صاحب "

شیخ عبد الرحمن صاحب مدرس "

شیخ عبد العزیز صاحب "

سید محمد شاہ طالب علم "

شیخ محمد نصیب طالب علم "

حکیم غلام محمد صاحب کمپونڈر "

حافظ غلام محی الدین صاحب "

عبد العزیز طالب علم "

احمد دین طالب علم "

منشی عبد الحق صاحب کراچی والہ لدھیانہ

میاں پیر بخش صاحب لدھیانہ

شیخ کرم دین صاحب ڈنگہ

سردار محمد صاحب لاہور

شیخ عبد اللہ صاحب کمپونڈر لاہور

میاں محمد جان صاحب تاجر وزیر آباد

منشی غلام محی الدین صاحب گوجرانوالہ

چودھری نبی بخش صاحب نمبردار بٹالہ

میاں غلام محی الدین صاحب سیالکوٹ

فتح الدین صاحب ڈنگہ

میاں نبی بخش صاحب پاندہ بٹالہ

محمد جان صاحب نمبردار جستروال

میاں جمال الدین صاحب تاجر سیکھواں

میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں

میاں عمر الدین صاحب سیکھواں

میر ناصر نواب صاحب پنشنر قادیان

غلام محمد طالب علم "

محمد حسین طالب علم "

میاں کرم داد صاحب "

حافظ معین الدین صاحب "

محمد رمضان آتش باز "

میاں غلام حسین صاحب "

حافظ نور محمد صاحب زمیندار فیض اللہ چک

میاں غلام علی صاحب " "

میاں فضل الہی صاحب " "

مہر ساون صاحب سیکھواں

پیرا ندتا ملازم قادیان

میاں محمد صدیق صاحب سیکھواں

منشی شاہ دین صاحب پٹواری فیض اللہ چک

میاں دین محمد صاحب بنوں

حافظ فضل احمد صاحب گجرات

منشی شیخ عبد اللہ صاحب بھیرہ

میاں عبد الحق صاحب عطار امرتسر

محمد شاہ صاحب احمد آباد

حافظ مولا بخش صاحب وزیر آباد

میاں عبد اللہ صاحب لاہور

سردار محمد صاحب لون میانی

مرزا سکندر بیگ صاحب کلانور

منشی اللہ دتا صاحب سیالکوٹ

فتح الدین صاحب دھرم کوٹ

میاں احمد علی صاحب بٹالہ

شیخ عبد العزیز صاحب فیض اللہ چک

میاں فیروز الدین صاحب تاجر سیکھواں

غلام نبی صاحب غوث گڑھ

امام الدین صاحب تاجر سیکھواں

امیر علی صاحب زمیندار کھارا

فقیر خاں صاحب کتھو

منشی چراغ دین صاحب قادیان

فضل الہی صاحب "

عمر دین صاحب "

مہر دین صاحب "

قاضی غلام حسین صاحب بھیروی لاہور

میر محمد اسحق صاحب قادیان

محمد اسمعیل صاحب طالب علم "

محمد اسحق صاحب " "

نظام الدین صاحب ننگل

میاں نتھا کھارا

محمد اسمعیل صاحب پریسمین قادیان

میاں جمال دین قادیان

مرزا حسین بیگ صاحب "

مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان